

تاریخ ہند کے موضوعات

حصہ III

© NCERT
not to be republished

© NCERT
not to be republished

بارھویں جماعت کے لیے تاریخ کی درسی کتاب

تاریخ ہند کے موضوعات

حصہ III



جامعہ ملیہ اسلامیہ



نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ



Tareekh-e-Hind Ke Mauzuat-III
(Themes in Indian History Part-III)
Textbook for Class-XII

پہلا اردو ایڈیشن

مئی 2008 جیشٹھ 1930

دیگر طباعت

فروری 2015 ماگھ 1936

جون 2017 اسارڈھ 1939

اپریل 2019 ویشاکھ 1941

جملہ حقوق محفوظ

- ناشر کی پہلے سے اجازت حاصل کئے بغیر، اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، پاداشت کے ذریعے یا زیادت کے سسٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانیکی، فوٹو کاپنگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی ترسیل کرنا منع ہے۔
- اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جا رہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی، اس کی موجودہ جلد ہندی اور سروسق میں تبدیل کر کے، تجارت کے طور پر نہ تو مستعار دیا جاسکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جاسکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جاسکتا ہے۔
- کتاب کے صفحہ پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظر ثانی شدہ قیمت چاہے وہ برہنہ کی طرح کے ذریعے یا الیکٹرونک یا کسی اور ذریعہ ظاہر کی جائے تو وہ غلط تصور ہوگی اور ناقابل قبول ہوگی۔

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیپیٹس

شری اروندو مارگ

نئی دہلی - 110016 فون 011-26562708

108,100 فٹ روڈ ہوسڈے کیرے ہیلی

ایکسٹینشن ہٹاشنکری III اسٹیج

بنگلورو - 560085 فون 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون

ڈاک گھر، نوجیون

احمد آباد - 380014 فون 079-27541446

سی ڈبلیو سی کیپیٹس

بہقابل ڈھانگل بس اسٹاپ، پانی ہائی

کولکاتا - 700114 فون 033-25530454

سی ڈبلیو سی کامپلیکس

مالی گاؤں

گواہٹی - 781021 فون 0361-2674869

PD 5H AUS

© نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، 2008

قیمت: ₹ 000.00

اشاعتی ٹیم

ہیڈ، پبلی کیشن ڈویژن : محمد سراج انور

چیف ایڈیٹر : شویتا اُپل

چیف بزنس مینجر : ابیناس گلو

چیف پروڈکشن آفیسر : ارون چتکارا

ایڈیٹر : سید پرویز احمد

پروڈکشن آفیسر : عبد النعمیم

سروسق اور آرٹ : تصاویر

آرٹ کری ایشن، نئی دہلی کے ورگیز

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ
ہرش کمار، سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ
ٹریننگ، شری اروندو مارگ، نئی دہلی نے

میں چھپوا کر

پبلی کیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

’قومی درسیات کا خاکہ—2005‘ میں سفارش کی گئی ہے کہ بچوں کی اسکول کی زندگی، ان کی باہر کی زندگی سے ہم آہنگ ہونی چاہیے۔ یہ زاویہ نظر، کتابی علم کی اس روایت کی نفی کرتا ہے جس کے باعث آج تک ہمارے نظام میں گھر اور سماج کے درمیان فاصلے حائل ہیں۔ نئے قومی درسیات کے خاکے پر مبنی نصاب اور درسی کتابیں اسی بنیادی خیال پر عمل آوری کی ایک کوشش ہے۔ اس کوشش میں مختلف مضامین کو ایک دوسرے سے الگ رکھنے اور رٹ کر پڑھنے کے طریقہ کار کی حوصلہ شکنی بھی شامل ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ان اقدامات سے قومی تعلیمی پالیسی 1986 میں مذکور ’تعلیم کے طفل مرکز نظام‘ کی طرف مزید پیش رفت ہوگی۔

اس کوشش کی کامیابی کا انحصار اس پر ہے کہ اسکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ بچوں میں اپنے تاثرات خود ظاہر کرنے اور ذہنی سرگرمیوں اور سوالوں کے ذریعے سیکھنے کی ہمت افزائی کریں۔ ہمیں یہ ضرور تسلیم کرنا چاہیے کہ بچوں کو اگر موقع، وقت اور آزادی دی جائے تو وہ بڑوں سے حاصل شدہ معلومات سے وابستہ ہو کر، نئی معلومات مرتب کرتے ہیں۔ آموزش کے دوسرے ذرائع اور محل وقوع کو نظر انداز کرنے کے بنیادی اسباب میں سے ایک اہم سبب مجوزہ درسی کتاب کو امتحان کے لیے واحد ذریعہ بنانا ہے۔ بچوں کے اندر تخلیقی صلاحیت اور پیش قدمی کے رجحان کو فروغ دینا اسی وقت ممکن ہے جب ہم آموزشی عمل میں بچوں کو بحیثیت شریک کا قبول کریں اور ان سے اسی طرح پیش آئیں۔ انھیں محض مقررہ معلومات کا پابند نہ سمجھیں۔

یہ مقاصد اسکول کے معمولات اور طریقہ کار میں معقول تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ روزمرہ نظام الاوقات (Time-Table) میں لچبلا پن اُسی قدر ضروری ہے جتنی کہ سالانہ کیلنڈر کے نفاذ میں سخت محنت کی تاکہ مطلوبہ ایام کو حقیقتاً تدریس کے لیے وقف کیا جاسکے۔ تدریس اور اندازہ قدر کے طریقوں سے بھی اس امر کا تعین ہوگا کہ یہ درسی کتاب، بچوں میں ذہنی تناؤ اور اکتاہٹ کا ذریعہ بننے کے بجائے ان کی اسکولی زندگی کو خوش گوار بنانے میں کس حد تک مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ نصابی بوجھ کے مسئلہ کو حل کرنے کے لیے نصاب سازوں نے مختلف سطحوں پر معلومات کی تشکیل نو اور اسے نیا رخ دینے کی غرض سے بچوں کی نفسیات اور تدریس کے لیے دستیاب وقت پر زیادہ بنیاد کی ہے۔ اس مخلصانہ کوشش کو مزید بہتر بنانے کے لیے یہ درسی کتاب سوچنے اور محسوس کرنے کی تربیت، چھوٹے گروپوں میں بحث و مباحثہ کرنے اور عملاً انجام دی جانے والی سرگرمیوں کو زیادہ اولیت دیتی ہے۔

این سی ای آر ٹی اس کتاب کے لیے تشکیل دی جانے والی ”کمیٹی برائے درسی کتاب“ کی مخلصانہ کوششوں کی شکر گزار ہے۔ کونسل سماجی علوم کے مشاورتی گروپ کے چیئر پرسن پروفیسر ہری واسودیون اور اس کتاب کے خصوصی صلاح کار پروفیسر نیلا درمی بھٹا چاریہ، سینٹر فار ہسٹوریکل اسٹڈیز، جواہر لعل نیہرو انسٹیٹیوٹ، نئی دہلی کی ممنون ہے۔ اس درسی کتاب کی تیاری میں جن اساتذہ نے حصہ لیا، ہم ان کے متعلقہ اداروں کے بھی شکر گزار ہیں۔ ہم ان سب ہی اداروں اور تنظیموں کا بھی شکریہ ادا

کرتے ہیں جنہوں نے اپنے وسائل، مآخذ اور عملے کی فراہمی میں فراخ دلی کا ثبوت دیا۔ ہم وزارت برائے فروغ انسانی وسائل کے شعبہ برائے ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیم کی جانب سے پروفیسر مرناں مری اور پروفیسر جی۔ پی۔ دلش پانڈے کی سربراہی میں تشکیل شدہ نگران کمیٹی (مانیٹرنگ کمیٹی) کے اراکین کا بھی خصوصی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنا قیمتی وقت اور تعاون ہمیں دیا۔ ہم اس نصابی کتاب کے اردو ترجمے کی ذمہ داری بخوبی انجام دینے کے لیے جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی کے شکرگزار ہیں، خاص طور پر جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر مشیر الحسن اور محترمہ رخشندہ جلیل کے ممنون اور شکرگزار ہیں جنہوں نے مرکز برائے جواہر لعل نہرو اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے آؤٹ ریچ پروگرام کے ذریعے اس عمل میں رابطہ کار کے فرائض بخوبی انجام دیے۔ کونسل اس کتاب کے اردو ترجمے کے لیے محترم محمد تعظیم کی شکرگزار ہے۔ باضابطہ اصلاح اور اپنی اشاعت کے معیار کو مسلسل بہتر بنانے کے مقصد کی پابند ایک تنظیم کے طور پر این سی ای آر ٹی تمام مشوروں اور آرا کا خیر مقدم کرتی ہے تاکہ کتاب کو مزید غور و فکر کے بعد اور زیادہ کارآمد اور بامعنی بنایا جاسکے۔

ڈائریکٹر

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

نئی دہلی

20 نومبر 2006

مطالعے کی وضاحت

اس کتاب کے مطالعہ کے مرکزی نقطہ کو کون سی چیز معین کرتی ہے؟ اس کتاب سے کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ جو کچھ اس سے پہلے کی جماعتوں میں پڑھا گیا اس سے یہ کس طرح مختلف ہے؟

ہم نے چھٹی کلاس سے آٹھویں کلاس تک ہندوستان کی تاریخ کے متعلق ابتدائی عہد سے جدید دور تک، ہر سال ایک مخصوص عہد کی تاریخ وار واقعات پر مرکوز جانکاری حاصل کی ہے۔ پھر نویں اور دسویں جماعت کے لیے کتابوں میں تحقیقات کی ساخت میں تبدیلی آگئی۔ یہاں ہم نے وقت کے ایک مختصر دور پر مرکوز خاص طور پر ہم عصر دنیا کا عمیق مطالعہ کیا۔ علاقائی سرحدوں کو پھلا نکتے ہوئے، قومی ریاستوں کی حدود سے پرے ہم نے یہ دیکھا کہ مختلف علاقوں کے مختلف لوگوں نے جدید دنیا بنانے میں کیا کردار ادا کیا ہے۔ ہندوستان کی تاریخ وسیع طور پر باہم مربوط تاریخ کا حصہ بن گئی۔ اس کے بعد ہم نے گیارھویں جماعت میں تاریخ عالم کے موضوعات کا مطالعہ کیا۔ اس دوران ہم نے زمین پر انسانی زندگی کی ابتدا سے لے کر آج تک، برسوں کے طویل عرصہ پر مرکوز تاریخ اور ترتیب سے اپنے مطالعہ کو وسعت دی۔ لیکن ہم نے سنجیدہ تحقیق و تفتیش کے لیے کچھ خاص موضوعات کے مجموعے کو منتخب کیا۔ اس سال ہم تاریخ ہند کے موضوعات کا مطالعہ کریں گے۔

یہ کتاب ہڑپا تہذیب کے مطالعہ سے شروع ہوتی ہے اور ہندوستانی آئین کی تشکیل پر ختم ہوتی ہے۔ یہ پانچ ہزار سال کا صرف ایک عام جائزہ پیش نہیں کرتی، بلکہ اس میں کچھ منتخب موضوعات کا عمیق مطالعہ کیا گیا ہے۔ پچھلے سالوں کی کتابوں نے آپ کو پہلے ہی ہندوستان کی تاریخ سے آگاہ کر دیا ہے۔ اب وقت ہے کہ ہم بعض موضوعات پر تفصیلی تحقیق و تفتیش کریں۔ یہاں ہم نے معاشی، سماجی، سیاسی اور مذہبی موضوعات کو منتخب کر کے مختلف ماحول میں ارتقا کے متعلق جاننے کی یقینی کوشش کی ہے یہاں تک کہ ان کے درمیان موجود سرحدوں کو بھی توڑنے کی کوشش کی ہے اس کتاب کے کئی موضوعات آپ کو اس دور کی سیاسی اور اقتدار کی نوعیت سے متعارف کرائیں گے، وہیں دیگر موضوعات سے اس بات کی تحقیق و تفتیش کی ہے کہ سماج کیسے منظم ہوتے ہیں اور ان کے کام کرنے کا طریقہ کیا ہے اور یہ کیسے تبدیل ہوتا ہے۔ باقی دیگر موضوعات ہمیں مذہبی زندگی اور رسوم و رواج کے معمولات، معیشت کے کام کاج کے طریقے اور شہری و دیہی سماجوں کے اندر تبدیلی کے متعلق بتاتے ہیں۔

اس میں ہر موضوع آپ کو مورخین کی ہنرمندی کو بھی قریب سے دیکھنے کی اجازت دیتا ہے۔ ماضی کو دوبارہ تلاش کرنے کے لیے مورخین ماخذات کو تلاش کرتے ہیں تاکہ ماضی کو قابل دسترس بنا سکیں۔ لیکن ماخذ، ماضی کو خود ظاہر نہیں کرتے بلکہ مورخین کو ماخذوں کے ساتھ دست بہ بست ہونا پڑتا ہے۔ ان کی تشریح و توضیح کرنی پڑتی ہے اور ان کو بولنے کے لیے مجبور کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے تاریخ پر جوش مضمون بن جاتی ہے۔ ایک جیسے (پرانے) ماخذ بھی ہمیں نئی چیزوں کے متعلق بتا سکتے ہیں اگر ہم ان سے نئے سوال پوچھیں اور ان کے ساتھ نئے طریقے سے متوجہ

ہوں۔ اس لیے ہمیں یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ مورخین کس طرح مآخذوں کو پڑھتے ہیں اور ان پرانے مآخذوں سے نئی چیزیں و باتیں تلاش کر لیتے ہیں۔

لیکن مورخین صرف پرانے مآخذوں کی ہی از سر نو تحقیقات نہیں کرتے۔ وہ نئے مآخذ بھی کھوج نکالتے ہیں۔ کبھی کبھی یہ مآخذ اتفاق سے بھی دریافت ہو سکتے ہیں۔ ماہرین آثار قدیمہ کو کئی مرتبہ غیر متوقع طور پر اپنے اطراف میں مہریں یا ٹیلے مل جاتے ہیں جو کسی پرانی تہذیب کے مقام کے وجود کا سراغ مہیا کر دیتے ہیں۔ کسی ضلع کلکٹریٹ کے دھول کھائے دستاویزات کی تلاش کے ذریعہ مورخین کو انجانے میں ریکارڈ کے پلندے سے کسی مقامی جھگڑے کے مقدمے کے کاغذات مل جاتے ہیں اور ان سے صدیوں پرانی دیہی دنیا کی نئی زندگی سامنے آ جاتی ہے۔ تاہم یہ تحقیقات محض اتفاقات ہی ہیں؟ کسی محافظ خانہ (Archive) میں آپ کو یکبارگی پرانے دستاویزات کا ایک پلندہ مل جائے، آپ اسے کھولتے اور دیکھتے ہیں لیکن آپ کو تحقیق و تفتیش میں مآخذ کی اہمیت نظر نہیں آتی۔ اس مآخذ کے کوئی معنی نہیں جب تک آپ کے ذہن میں مناسب سوالات نہ ہوں۔ آپ کو مآخذ سے واقعات کو کھوج نکالنے ہوتے ہیں، متن کو پڑھنا ہوتا ہے، سراغ کا تعاقب کرنا ہوتا ہے اور باہم رشتے بنانے ہوتے ہیں، تب آپ ماضی کی از سر نو تعمیر کر سکتے ہیں، کسی دستاویز کی مادی تلاش سے ہی صرف ماضی طشت از بام نہیں ہوتا۔ جب الیکٹرونکس نے پہلی دفعہ ہڑپا تہذیب کی مہر دیکھی تو وہ اس کا کوئی ادراک نہیں کر پایا۔ کافی وقت بعد ہی ان مہروں کی اہمیت کا انکشاف ہو پایا۔

حقیقتاً جب مورخین نئے سوالات کا حل تلاش کرنا شروع کرتے ہیں یا نئے موضوعات کی تحقیق و تفتیش کرتے ہیں تب انھیں اکثر نئے قسم کے مآخذات تلاش کرنے پڑتے ہیں۔ اگر ہم انقلابیوں اور باغیوں کے متعلق جاننے کے خواہش مند ہیں تو سرکاری مآخذ صرف ایک جانبدارانہ تصویر ہی پیش کر سکتے ہیں۔ ایسی تصویر جو سرکاری الزام اور تعصب سے بنائی گئی ہوگی۔ ہمیں باغیوں کی ڈائریوں، ان کے ذاتی خطوط، ان کی تحریریں اور بیانات جیسے دیگر مآخذوں کو دیکھنے کی ضرورت پڑے گی۔ یہ سب ہمیشہ آسانی سے نہیں ملتے ہیں۔ اگر ہم ان لوگوں کے تجربات کو جنھوں نے تقسیم کے زخم کو برداشت کیا ہے، کو سمجھنا چاہتے ہیں تو تحریری مآخذوں کے بجائے زبانی مآخذ زیادہ معلومات فراہم کر پائیں گے۔

جیسے جیسے تاریخ کی نظر وسیع ہوتی ہے۔ ویسے ویسے ماضی کے لیے مورخین نئے سراغوں کی تلاش میں نئے مآخذوں کی تلاش شروع کر دیتے ہیں اور جب ایسا ہو جاتا ہے تب مآخذ کی تشکیل کیا ہو۔ اس کا تصور بدل جائے گا۔ ایک وقت تھا جب صرف تحریری دستاویزات کو ہی قابل اعتبار تسلیم کیا جاتا تھا۔ کیا تحریروں کی تصدیق، حوالہ اور مقابلہ و موازنہ کیا جاسکتا تھا۔ زبانی شہادت کو کبھی بھی معقول و صحیح مآخذ تسلیم نہیں کیا جاتا تھا۔ کون اس کی صداقت اور ثبوت پذیری کی ضمانت لیتا؟ زبانی مآخذوں کی بے یقینی کی یہ حالت ابھی تک مفقود نہیں ہوئی ہے۔ لیکن زبانی شہادت کو اختراعی طور پر استعمال کر کے ایسے کھلے تجربات کو ظاہر کیا گیا ہے۔ جن کو کسی دیگر دستاویز سے ظاہر نہیں کیا جاسکتا۔

مجوزہ سال کی اس کتاب کے ذریعہ آپ مورخین کی دنیا میں داخل ہوں گے۔ ان کے ساتھ نئے سراغ

مجوزہ سال کی اس کتاب کے ذریعہ آپ مؤرخین کی دنیا میں داخل ہوں گے۔ ان کے ساتھ نئے سراغ تلاش کریں گے اور دیکھیں گے کہ کس طرح ماضی کے ساتھ ان کے مکالمے ساتھ چلتے ہیں۔ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے کہ وہ کس طرح دستاویزات سے معنی و مفہیم نکالتے ہیں، کتابت کو پڑھتے ہیں، آثار قدیمہ کے مقامات کی کھدائی کرتے ہیں، مورتیوں اور ہڈیوں کے مفہوم پیدا کرتے ہیں، رزمیہ نظموں کی تشریح کرتے ہیں، استوپوں اور عمارات کو دیکھتے ہیں، تصاویر اور فوٹو گراف کی تحقیقات کرتے ہیں، پولیس کی رپورٹوں اور مال گزاری کے دستاویزات کی تعبیر و تشریح کرتے ہیں اور ماضی کی آوازوں کو سنتے ہیں۔ ہر موضوع ایک خاص قسم کے مآخذ کی ندرت و خاصیت اور امکانات کی تحقیق و تفتیش کرے گا اور اس بات پر بحث کرے گا کہ ایک مآخذ کیا بنا سکتا ہے اور کیا نہیں۔

نیلا دری بھٹا چاریہ
خصوصی صلاح کار

بھارت کا آئین

تمہید

ہم بھارت کے عوام متانت و سنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کو ایک مقتدر، سماج وادی، غیر مذہبی عوامی جمہوریہ بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں۔

انصاف سماجی، معاشی اور سیاسی

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا تعلق ہو۔

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر 1949ء کو یہ آئین ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

1۔ آئینی (پالیسیوں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ”مقتدر عوامی جمہوریہ“ کی جگہ (1977-1-3 سے)

2۔ آئینی (پالیسیوں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ”قوم کے اتحاد“ کی جگہ (1977-1-3 سے)

کمیٹی برائے درسی کتب

چیر پرسن، مشاورتی کمیٹی

ہری واسودیون، پروفیسر، شعبہ تاریخ کلکتہ یونیورسٹی، کولکاتا

خصوصی صلاح کار

نیلا داری بھٹا چاریہ، پروفیسر، سینٹر فار ہسٹوریکل اسٹڈیز، جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی

صلاح کار

گم گم رائے، ایسوسی ایٹ، پروفیسر، سینٹر فار ہسٹوریکل اسٹڈیز، جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی
مونیکا جونیا، وزیٹنگ پروفیسر، انسٹی ٹیوٹ فرجش آف (Institute Furgeschichte)، ویانا، آسٹریا

اراکین

- جیامین، ریڈر، شعبہ تاریخ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، یوپی (موضوع 1)
- گم گم رائے، پروفیسر، سینٹر فار ہسٹوریکل اسٹڈیز، جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی (موضوع 2)
- کنال چکورتی، پروفیسر، سینٹر فار ہسٹوریکل اسٹڈیز، جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی (موضوع 3)
- اوما چکورتی، ریٹائرڈ پروفیسر، مرانڈا ہاؤس، دہلی یونیورسٹی، دہلی (موضوع 4)
- میناکشی کھنہ، ریڈر، اندر پرستھ کالج، دہلی یونیورسٹی، دہلی (موضوع 6)
- وجے راماسوامی، پروفیسر، سینٹر فار ہسٹوریکل اسٹڈیز، جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی (موضوع 7)
- رجت دتا، پروفیسر، سینٹر فار ہسٹوریکل اسٹڈیز، جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی (موضوع 8)
- نجنف حیدر، ایسوسی ایٹ پروفیسر، سینٹر فار ہسٹوریکل اسٹڈیز، جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی (موضوع 9)
- نیلا داری بھٹا چاریہ (موضوع 10)
- رُدرانگشوکھرجی، ایگزیکٹو ایڈیٹر، دی ٹیلیگراف، کولکاتا (موضوع 11)
- پارتھودتا، ریڈر، شعبہ تاریخ، ذاکر حسین کالج (ایوننگ کلاسیز)، دہلی یونیورسٹی، دہلی (موضوع 12)
- رام چندر گوہا، آزاد ادیب، ماہر علم البشر و تاریخ داں، بنگلور (موضوع 13)
- انل سیٹھی (موضوع 14)
- سمیت سرکار، ریٹائرڈ پروفیسر، شعبہ تاریخ، دہلی یونیورسٹی، دہلی (موضوع 15)
- منظفر عالم، پروفیسر، ساوتھ ایشین ہسٹری، شکاگو یونیورسٹی، شکاگو، (یو۔ ایس۔ اے)

سی۔ این۔ سُرمانیم، ایکلوئیہ، کوٹھی بازار، ہوشنگ آباد
 رشی پالیوال، ایکلوئیہ، کوٹھی بازار، ہوشنگ آباد
 پر بھاسنگھ، پی جی ٹی (تاریخ)، کیندریہ ودیالیہ، اولڈ کینٹ، تیلیر گنج، الہ آباد، یو پی
 سمینا سہائے بھٹا چاریہ، پی جی ٹی (تاریخ)، بلیو ویلس اسکول، کیلاش کالونی، نئی دہلی
 بیبا سوہتی، پی جی ٹی (تاریخ) ماڈرن اسکول، بارہ کھمباروڈ، نئی دہلی
 فرحت حسن، ریڈر، شعبہ تاریخ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ (موضوع 5)

ممبر کوارڈی نیٹرز

اینل سیٹھی، پروفیسر، ڈی ای ایس ایس، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی
 سیماشکلا اوجھا، لیکچرر، ڈی ای ایس ایس، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

اظہارِ تشکر

’تاریخ ہند کے موضوعات، حصہ III‘ ماہرینِ تعلیم، اساتذہ کرام، مؤرخین، مدیران اور ڈیزائن کاروں کی کاوشات کا حاصل ہے۔ کتاب کے ہر باب کو کئی ماہ کے بحث و مباحثے کے بعد قطعی شکل دی گئی ہے۔ ہم ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اس پورے عمل میں شرکت کی۔

کتاب کے مسودہ پر جامع اور قیمتی آرا کے لیے ہم جوہن فرٹز، سنیل کمار اور سپریہ ورما کے بے حد مشکور ہیں۔ بعض وضاحت طلب امور میں بروقت تعاون کے لیے ہم مینا بھارگو، رنبیر چکرورتی، رنجیتا دتا، بھارتی جگناتھن اور نندیتا پرساد سہائے کے بھی شکر گزار ہیں۔ مانیٹرنگ کمیٹی کے ممبران پروفیسر جے۔ ایس۔ گریوال اور شو بھا جیٹی کی تجاویز ہمارے لیے کافی کارآمد ثابت ہوئیں۔

مختلف افراد اور اداروں نے کتاب کے لیے بصری مواد مہیا کرایا۔ ہم سب سے پہلے جارج مائیگل اور جوہن فرٹز کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنی کریم النفسی کی وجہ سے وجے نگر سے متعلق ماخذات کے اپنے وافر ذخیرے سے ہمیں استفادہ کرنے کی اجازت دی۔

کاپی ایڈیٹنگ اور مسودے کا پروف پڑھنے کے لیے ہم شیا م وارنر کی کوششوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ آرٹ کری ایشن (Art Creations)، نئی دہلی کے ریتوٹوپا اور انیمیشن رائے بھی شکریے کے مستحق ہیں، جنہوں نے بڑے تحمل اور مہارت کے ساتھ کتاب کا ڈیزائن تیار کیا۔ ان کے علاوہ جواہر لعل نہرو یونیورسٹی کے۔ ورگیز نے ہمیں نقشہ جات مہیا کرائے۔ الینس ٹرکی اور منوج بلدار نے تکنیکی تعاون پیش کیا۔ سمیرا اور مانے کئی طرح سے اپنا قیمتی تعاون دیا، اس پورے عمل کے دوران ان کی خوش مزاجی کئی معنوں میں ہماری مددگار بنی رہی۔

آخر میں اس کتاب کے استعمال کرنے والوں کی طرف سے ہم بازری کے منتظر رہیں گے جو بعد میں آنے والے ایڈیشن میں اصلاح کرنے میں ہماری مددگار ہوگی۔

اس کتاب کی تیاری کے لیے کونسل کاپی ایڈیٹر حسن البٹا، پروف ریڈر شبنم ناز، ڈی ٹی پی آپریٹرز شائلہ فاطمہ، فلاح الدین فلاحی اور کمپیوٹر اسٹیشن انچارج پرش رام کوشک کی تہہ دل سے شکر گزار ہے۔

بھارت کا آئین

حصہ III (دفعہ 12 سے 35)

(بعض شرائط، چند مستثنیات اور واجب پابندیوں کے ساتھ)

بنیادی حقوق

کے ذریعہ منظور شدہ

حق مساوات

- قانون کی نظر میں اور قوانین کا مساویانہ تحفظ
- مذہب، نسل، ذات، جنس یا مقام پیدائش کی بنا پر عوامی جگہوں پر مملکت کے زیر انتظام
- سرکاری ملازمت کے لیے مساوی موقع
- چھوٹ چھات اور خطابات کا خاتمہ

حق آزادی

- انظہار خیال، مجلس، انجمن، تحریک، بود و باش اور پیشے کا
- سزا کے جرم سے متعلق بعض تحفظات کا
- زندگی اور شخصی آزادی کے تحفظ کا
- 6 سے 14 سال کی عمر کے بچوں کے لیے مفت اور لازمی تعلیم کا
- گرفتاری اور نظر بندی سے متعلق بعض معاملات کے خلاف تحفظ کا

استحصال کے خلاف حق

- انسانوں کی تجارت اور جبری خدمت کی ممانعت کے لیے
- بچوں کو خطرناک کام پر مامور کرنے کی ممانعت کے لیے

مذہب کی آزادی کا حق

- آزادی ضمیر اور قبول مذہب اور اس کی پیروی اور تبلیغ
- مذہبی امور کے انتظام کی آزادی
- کسی خاص مذہب کے فروغ کے لیے ٹیکس ادا کرنے کی آزادی
- کلی طور سے مملکت کے زیر انتظام تعلیمی اداروں میں مذہبی تعلیم یا مذہبی عبادت کی آزادی

ثقافتی اور تعلیمی حقوق

- اقلیتوں کی اپنی زبان، رسم خط یا ثقافت کے مفادات کا تحفظ
- اقلیتوں کو اپنی پسند کے تعلیمی ادارے کے قیام اور ان کے انتظام کا حق

قانونی چارہ جوئی کا حق

- سپریم کورٹ یا کورٹ کی جانب سے ہدایات، احکام یا رٹ کے اجرا کو تبدیل کرانے کا حق

فہرست

v

پیش لفظ

vii

مطالعے کی وضاحت

حصہ III

موضوع دس

267

نوآبادیت اور دیہات

سرکاری دستاویزات کی تحقیق اور تفتیش

موضوع گیارہ

300

بغاوتیں اور راج

1857 کی بغاوت اور اس کی نمائندگی

موضوع بارہ

329

نوآبادیاتی شہر

شہرکاری، منصوبہ بندی اور فن تعمیر

موضوع تیرہ

361

مہاتما گاندھی اور قومی تحریک

سول نافرمانی اور اس سے آگے

موضوع چودہ

394

تقسیم کی فہم

سیاست، یادداشتیں، تجربات

موضوع پندرہ

426

دستور کی تشکیل

ایک نئے عہد کا آغاز



حصہ II: (صفحہ نمبر 115 تا 262)



حصہ I: (صفحہ نمبر 1 تا 114)

موضوع پانچ

سیاحوں کی نظر سے

سیاح کا تصور

(تقریباً دسویں صدی سے سترہویں صدی تک)

موضوع چھ

بھکتی۔ صوفی روایات

مذہبی عقائد میں تبدیلی اور عقیدت مندرانہ متون

(تقریباً آٹھویں صدی سے اٹھارہویں صدی تک)

موضوع سات

ایک شاہی راجدھانی: وجے نگر

(تقریباً چودھویں صدی سے سولہویں صدی تک)

موضوع آٹھ

کاشت کار، زمیندار اور ریاست

زرعی سماج اور مغلیہ حکومت

(تقریباً سولہویں تا سترہویں صدی)

موضوع نو

بادشاہ اور وقائع نگاری

مغل دربار

(تقریباً سولہویں تا سترہویں صدی)

موضوع ایک

ایٹھیں، منکے اور ہڈیاں

ہڑپا کی تہذیب

موضوع دو

بادشاہ، کسان اور شہر

ابتدائی ریاستیں اور معیشتیں

(تقریباً 600 ماقبل مسیحی دور — 600 مسیحی دور)

موضوع تین

قربت، ذاتیں اور طبقے

(تقریباً 600 ماقبل مسیحی دور — 600 مسیحی دور)

موضوع چار

مفکر، عقائد اور عمارتیں

(تقریباً 600 ماقبل مسیحی دور — 600 مسیحی دور)

اس کتاب کو کس طرح استعمال کیا جائے

یہ کتاب تاریخ ہند کے موضوعات کا حصہ II ہے، حصہ III اس کتاب کے بعد آئے گا۔

- ✓ آموزش میں آسانی بہم پہنچانے کے لیے ہر باب کو متعدد حصوں اور ذیلی حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔
- ✓ آپ دیگر مواد بھی خانوں میں محور پائیں گے

یہ مشتمل ہے :

زائد تفصیلی
تصریحات

اضافی
معلومات

مختصر معنی

اس کا مقصد آموزش کے عمل کو مدد دینا اور معلومات میں اضافہ کرنا ہے
لیکن یہ تشخیص کے ارادہ سے نہیں ہے۔

✓ ہر باب کا خاتمہ ٹائم لائن کے ایک مجموعہ سے ہوتا ہے۔ اس کو معلومات کے تناظر میں داخل کتاب کیا گیا ہے اور جو تشخیص کے لیے نہیں ہے۔

✓ ہر باب میں بہت سی تصاویر، نقشے اور ماخذات دیے گئے ہیں۔

(a) یہ تصاویر فی تخلیقات جیسے اداروں، برتنوں، مہروں، سکوں، زیورات وغیرہ کے ساتھ ساتھ کتبات، مجسمے، پینٹنگ، عمارات، آثار قدیمہ کے مقامات، نقشے، لوگوں کے فوٹو گراف اور مقامات کی تصویروں و شبہیوں یعنی بصری مواد پر مشتمل ہے۔ جن کا استعمال مورخین ماخذوں کے طور پر کرتے ہیں۔

(b) کچھ ابواب میں نقشے دیے گئے ہیں۔

(c) ماخذوں کو الگ خانوں میں محصور کیا گیا ہے۔ یہ وسیع اقسام کے متون اور کتاب کے اقتباسات پر مشتمل ہیں۔ بصری اور کتابی ماخذات دونوں، ان سرائیوں کو محسوس کرتے ہیں آپ کی مدد کریں گے جن کو مورخین استعمال کرتے ہیں۔ آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ مورخین ان سرائیوں کا کس طرح تجزیہ کرتے ہیں۔ آخری امتحان مساوی مماثل مواد کے اقتباسات یا تصاویر پر مشتمل ہو سکتا ہے۔ اس طرح آپ کو، اس طرح کے مواد کو استعمال کرنے کا موقع دستیاب ہوگا۔

ماخذ

متن کے اندر دو زمروں میں سوالات دیے گئے ہیں : ☒

(a) پیلے رنگ کے خانوں میں وہ سوالات دیے گئے ہیں جن کا استعمال تشخیص کی مشق کے لیے کیا جاسکتا ہے۔

(b) بحث کیجیے... عنوان کے تحت وہ سوالات شامل کیے گئے ہیں جو تشخیص کے لیے نہیں ہیں۔

ہر باب کے آخر میں چار قسم کی تفویض دی گئی ہیں۔ ☒



مختصر مضمون



مختصر سوالات



پروجیکٹ



نقشہ کا کام

یہ آخری تشخیص اور تعین قدر کے مشق کی تیاری کے مقصد سے دی گئی ہیں۔

امید ہے آپ اس کتاب کے استعمال سے لطف اندوز ہوں گے۔